مستورات کے کام کامذاکرہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

سب سے پہلا گھر زمین پر اللہ نے رکھا ہدایت اور برکت کیلیئے۔بیت اللہ میں بت پرستی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے چینی کو پسند فرما کر آپ کو نبوت دے دی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نبوت دے کر غارِ حرا میں بھیج دیا انھوں نے فرمایا اقرأ آپ نے فرمایا ما انا بقاری مولانا کاندھلوی رحمہ اللہ نے اِس کا ترجمہ یوں فرمایا مجھ سے پڑھا نہیں جا رہا جبرئیل علیہ السلام نے زور سے دبایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کو دل مین جمایا اور زبان پر جاری کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور کہا ذملونی چادر اڑھاؤ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے تسلی دی اور پوری امت کی عورتوں کو سمجھایا کہ عورت کا کام داعی کو تسلی دینا ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں انہوں نے کہا کہ یہ فرشتہ تھا اور آپ کو نبوت دے دی گئ ہے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہو گئیں سب سے پہلے ایمان حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا لائیں۔

علماء فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا لائیں، مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے انہوں نے یہ نہ پوچھا کہ ہمارا کام کیا ہے بلکہ

دعوت دینے چلے گئے۔ کلمہ اپنی حقیقت کے ساتھ دل میں اترا تو داعی بنادیا۔ کلمہ کا تقاضہ یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہ اوروں کیلیئے بھی پسند کرے۔

سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے گشت فرمایا ہم کیوں منع کرتے ہیں؟

جواب: اس زمانے میں پردے کا حکم نہیں تھا اور اس قسم کا فساد نہیں تھا ہندہ جیسی عورت کہہ رہی ہے کہ کیا آزاد عورت بھی زنا کر سکتی ہے؟ لیکن آج فساد ہے اور پردے کا حکم بھی آگیا ہے۔ لہٰذا عورت گشت نہیں کرے گی۔

مستورات کے کام کا ضابطہ: ہر وہ چیز جو مفضی الی الفتن ہو اس سے بچنا ہے۔ جیسے تجارت میں جو مفضی الی النزاع ہو اس سے بچنا ہے۔

حضرت خدیجہ اُمِ جمیل کے پاس گئیں اور ان کو دعوت دی وہ مسلمان ہو گئ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو دن میں 9 آدمیوں کو دعوت دی وہ مسلمان ہو گئے۔

نوٹ: یہ کام کب شروع ہوا؟

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کام شروع کیا ام جمیل مسلمان ہو گئیں ان کی دعوت پر اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہدایت کا۔ انہوں نے مشورہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا (نعوذ باللہ) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو ہدایت کی دعا مانگی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مردوں میں دعوت دے رہے ہیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں دعوت دے رہی تھی اور تعلیم اُمِ جمیل رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہو رہی ہے۔ انفرادی

دعوت، تعلیم اور دعا یہ اعمالِ نبوت ہیں اور اعمالِ ہدایت ہیں۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہن کے گھر گئے اور بہنوئی کو مارا اور بہن کو مارتے چلے گئے یہاںتک کہ اُمِ جمیل رضی اللہ عنہا کی قربانی اس سطح پر ہو گئ جس پر اللہ تعالیٰ چاہتے تھے، پھر مقابلے میں آنے والے کو اللہ تعالیٰ یا تو ہدایت دیتے ہیں یا ہلاک کرتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اندر طلب پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی۔ جیسے کہ انہوں نے چمڑے کو دیکھنا چاہا تو کہا کہ تم ناپاک ہو، پھر غسل کرکے دیکھا قرآن کو جب پڑھنا شروع کیا سورۃ (طٰہٰ---الیٰ--- اننی انا اللہ) تک تو ان کے دل سے کفر باہر آگیا اور ایمان اندر داخل ہوگیا۔ چونکہ وحی کو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے لیحي به القلوب تاکہ مردہ دلوں کو زندہ کرے اب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور دارِ ارقم میں اسلام قبول کرلیا صحابہؓ نے اللہ اکبر کہا سمعت فی طرق مکة اللہ اکبر کی آواز مکہ کی گلیوں میں گونج گئ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام عورتوں کے حصے میں، ان کی خلافت عورتوں کے حصے میں پوری دنیا میں جو اسلام پھیلا وہ عوتوں کے حصے میں آگیا۔

دو خلفاء اسلام لائے عورتوں کی فکر پر حضرت عمرؓ بہن کی فکر پر اور حضرت عثمانؓ خالہ کی فکر پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ذمے اسلام کی محنت کرنا لگایا ہے جیسے مردوں کے ذمے ہے والمؤمنون والمؤمنت بعضهم اولياء بعض یا مرون بالمعروف وینهون عن المنكر

چونکہ حجۃالوداع میں مرد اور عورت دونوں تھے توفرمایا فالیبلغ الشاهد منكم الغائب سب کو ذمہ داری دی عورتوں اور مردوں کو، عرب عجم کو، پڑھے لکھے اور ان پڑھوں کو۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بنیادوں پر کام کو اٹھایا (مردوں اور عورتوں میں)

ا۔ دعوت پر مردوں عورتوں کو اٹھایا

۲۔ انفاق مال پر (حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت خدیجہؓ نے سارا مال لگادیا)

۳۔ تحمل مشاق

۴۔ ہجرت

ا۔ دعوت پر کیون اٹھایا؟

اسلیئے کہ ایمان میں قوت پیدا ہو اکٹھے، تاکہ احکامات کو دونوں پورا کرسکیں اور پورا دین زندہ ہو اور اللہ کی مدد آجائے ورنہ نہیں آسکتی۔

دین کی بقاء اور وجود دعوت کے وجود پر ہے نوح علیہ السلام نے دعوت دی ایمان میں قوت آئی اور دین زندہ ہوا ان کے جانے کے بعد دعوت نکل گئی تو ایمان میں کمزوری آئی اور دین نکل گیا پھر اللہ نے نبی کو بھیجا دعوت دی دین آیا۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی لوگوں میں دین آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بعد دین کیسے باقی رہے؟ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذریعے سے

پوری امت کو یہ کام دیا ختم نبوت کی وجہ سے، تو اب پوری امت تاجر، زمیندار، امی، عالم، مرد، عوت سب دعوت دیں گے جس سے ہر ایک کے ایمان میں قوت آئے گی اور ہر ایک اپنے شعنے کے دین کو پورا کرے گا پھر پورا دین زندہ ہو جائے گا (یعنی سب کو دعوت میں لگا یا ہر ایک اپنے شعبے کے دین کو زندہ کرے گا پورا دین زندہ ہو جائے گا)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "میں امی ہوں میری امت امی ہے"

سوال: پھر علم، عمل دعوت کیسے زندہ ہوا اور کیسے ہر گھر میں پہنچا؟

امی کے معنی شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں "جسکا معلم اللہ ہو" دنیا میں کوئی معلم نہیں۔ اسی لئے اللہ نے قرآن کو حضور ﷺ کے دل میں جمایا اور زبان پر جاری کر دیا۔ ان علينا جمعه وقرانه مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں جیسے اللہ قیامت قائم کرنے پر قادر ہے اسی طرح قرآن کو دل میں جمانے پر بھی قادر ہے۔

اکثر صحابہ کرام امی تھے تو حضور ﷺ نے ان کو سب سے پہلے داعی بنایا جس سے سب کے ایمان میں قوت آئی اور پہنچانے کا جذبہ آیا۔ اب جب حضور ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا خذو عنی مناسككم الخ صلوا كما رأيتمونى أصلى حضور ﷺ کو جو کرتے ہوئے دیکھا اور سنا اور جس پر حضور ﷺ خاموش ہوئے تو چونکہ ایمان میں قوت تھی اسلئے فوراً عمل کیا اور پہنچانے کا جذبہ تھا تو فوراً پہچایا۔ جس سے علم، عمل، دعوت ہر گھر میں پہنچ گیا حالانکہ امی تھے اور ہم نے داعی بنایا نہیں جس سے ایمان میں کمزوری آئی اور پہچانے کا جذبہ نہیں آیا۔ کمزور ایمان

کی وجہ سے عمل مشکل ہو گیا اور پہنچانے کا جذبہ نہیں تو پہنچایا نہیں۔ اب معلومات بعضوں کے پاس رہ گئی اور جہالت پھیل گئی۔ نہج نبوت کے چھوڑنے پر علم کا پھیلنا رکا اور عمل کا پھیلنا رکا۔ اگر جنابِ رسول اللہ ﷺ کے نہج پر چلیں گے تو اللہ پاک علم، عمل، دعوت کو ہر گھر میں پہنچائیں گے۔

۲۔ انفاق مال:

جب کلمہ کی دعوت دی تو کلمہ کی حقیقت دل میں آئی جس کی وجہ سے یقین کر گئے کہ جان ومال میرا نہیں اللہ کا ہے جیسے اللہ پاک کا حکم ہوگا ویسے حضور ﷺ کی ترتیب پر خرچ کروں گا یعنی دعوت پر تعلیم پر، ذکر وعبادت پر، خدمت پر۔ پھر جیسے قرآن اترتا گیا ویسے کرتے چلے گئے استعمال ہوتے چلے گئے۔

اب ابو بکرؓ نے اور حضرت خدیجہؓ نے مال لگایا تو مال کا یقین دل سے نکل گیا اور مال کی محبت دل سے نکل گئی اور اصلاح ہو گئی۔ اور اگر ہم اپنی مستورات کا پیسہ نہیں لگوائیں گے تو مال کا یقین اور محبت دل میں رہے گی اور اصلاح نہ ہو گی۔ جب مال لگایا کلمہ پھلانے میں یعنی مقصد زندگی میں تو بقدر حاجت مال رہ گیا، تو حاجتوں پر بقدر حاجت لگا یعنی مکان پر، سواری پر، کپڑوں پر، کھانے پر، اور شادی پر بقدر حاجت لگا تو خود بخود ان پانچ چیزوں میں سادگی آ گئی۔ اور ہم نے کلمہ پھیلانے میں لگایا نہیں تو ان حاجتوں میں زیادہ لگا تو سادگی ختم ہو گئی۔ مال لگایا کلمہ پھیلانے میں تو کھانا کم اور مہمان زیادہ اب کہا یا اللہ تو اللہ نے برکت اتار دی جیسے کہ حضرت جابرؓ کے

گھر میں تھوڑا کھانا پکا تھا آپ ﷺ نے دعوت دے دی کہ حضرت جابرؓ کے گھر دعوت ہے سارے خندق والوں کو بلالیا اب چند آدمیوں کا کھانا سب کو کافی ہو گیا۔

۳۔ تحمل مشاق:

جب دعوت کی راہ میں تکلیف اٹھائی تو ایمان قوت اور دعا میں قوت، صفاتِ ایمانی پیدا ہوئیں۔ تقوی، توکل، اخلاص، احسان، سچائی، امانت، حب اللہ، حب الرسول صدق وامانت اور عدل مکہ معظّمہ ہی میں پیدا ہو گیا۔ اب جب احکامات آئے تو احکامات کو صفات کے ساتھ کیا اب ان کے اعمال سے مسائل حل ہو گئے۔ ہم نے دعوت کی راہ میں تکلیفیں اٹھائی نہیں تو ایمانی صفات کمزور ہیں۔ اور اعمال بغیر صفات کے ہیں (اِلا ماشاء اللہ) اسلئے مسائل حل نہیں ہو رہے۔ اعمال بغیر صفات کے ایسے ہی ہے جیسے گاڑی بغیر انجن کے۔

۴۔ ہجرت

ایمان کو بچانے اور پھیلانے کے لئے وطن کو چھوڑا، گھر کو چھوڑا جیسے حبشہ اور مدینے کی ہجرت۔ حبشہ کی ہجرت ایمان کو بچانے کیلئے اور مدینہ کی ایمان کو پھلانے کیلئے تھی۔

سوال۱: اللہ نے فرمایا وقرن فی بیوتکن اور تم گھروں سے نکالتے ہو؟

سوال ۲: عورتیں قتال میں نکلتی تھیں یہ کونسا نکلنا ہے؟

جواب ا: مولانا الیاس صاحبؒ فرماتے تھے "ہم عورتوں کو گھروں سے نہیں نکال رہے بلکہ جو باہر ہیں ان پر ایسی محنت ہو کہ وہ گھرورں میں رہنے والی بن جائیں۔

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ نے فرمایا" عوتیں باہر نہیں نکلیں گی الا یہ کہ دینی حاجت کیلئے جاسکتی ہیں قیود و شروط کے ساتھ، جیسے حج میں جانا محرم اور پردہ کے ساتھ، ایسے ہی والدہ سے ملنے جاسکتی ہے جو دوسرے شہر میں رہتی ہے محرم اور کامل پردے کے ساتھ۔

مستورات کا نکلنا بھی دینی حاجت ہے اس لئے کامل محرم اور کامل پردے کے ساتھ جاسکتی ہے۔

جواب ۲۔ بے شک عوتیں قتال میں نکلیں تھیں لیکن مدینے اور حبشہ کی ہجرت قتال کیلئے نہیں تھی حبشہ کی ہجرت ایمان کو بچانے کیلئے اور مدینے کی ایمان کو پھیلانے کیلئے تھی۔ تو یہ نکلنا ایمان کو بچانے اور پھیلانے کیلئے ہے۔

مولانا یوسف صاحبؒ نے بیان فرمایا مکہ میں فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا حضور ﷺ امام الانبیاء ہیں تو ان کی اتباع کیوں کریں اولٰئك الذين هدى الله فبهدٰهم اقتده کس چیز میں اتباع کریں، فرمایا صفات میں فاصبر كما صبر اولو العزم من الرسل اور قربانی میں اور اسلوب دعوت میں۔ اب ابراہیم علیہ السلام نے دو بنیادیں رکھیں ایک ہجرت مؤبدہ اور ایک ہجرت مؤقتہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہؓ کو لق ودق میدان میں ڈال دیا تو حضور ﷺ نے مہاجرین کی نقل حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ہاجرہؓ سے کرائی اور انصار کی

نقل حضرت سارہؓ اور حضرت اسحاق علیہ سے کرائی کہ ابراہیم علیہ السلام جاتے تھے اور لوٹ کر آتے تھے۔

حضور ﷺ کے زمانے میں ہر گھر میں چار کام ہوتے تھے۔ ا۔ دعوت ۲۔ تعلیم ۳۔ ذکر و عبادت ۴۔ خدمت۔ حضرت ابوبکرؓ دعوت سے مسلمان ہوئے، تعلیم سے حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے، ذکر و عبادت سے ھندہ مسلمان ہوئی اور حضور ﷺ کے اخلاق سے خالد بن ولیدؓ اور حضرت ابوسفیانؓ مسلمان ہوئے۔

یہ چار اعمال قرآن کے اترنے کی ترتیب ہیں۔ اقرأ سے نبوت دی یا ایھاالمدثر سے دعوت کا کام دیا۔ مشقت آئی تو مکی سورتیں اتریں۔ ایمانیات، انبیاء کے قصے بیان کئے یہ تعلیم کا حلقہ تھا۔ دعوت اور فضائل کی تعلیم سے ماننے کی طاقت پیدا ہوئی رغبت سے تو اللہ نے مدنی سورتوں کو اتارا جن میں احکامات نازل کئے اور احکامات پے چل کر خدا سے لینا سیکھا۔ پھر مخلوق کو نفع پہنچایا إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً ولا شُكُوراً ۔ یہ چار اعمال قرآن کے اترنے کی ترتیب ہے اور حضور ﷺ کے جان ومال وقت کے خرچ کی ترتیب ہے۔

اور قرآن ہدایت کی کتاب ہے، حضور ﷺ کی زندگی قرآن کے مطابق ہے ذریعہ ہدایت ہے۔ وان تطیعوہ تهتدوا اگر ہم حضور ﷺ کی اطاعت کریں گے ظاہر اور باطن میں تو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہدایت دے گا اور اللہ پوری امت کو ہدایت دے گا۔ حضور ﷺ نے یہ اعمال بیت اللہ کے باہر کئے ہدایت آئی، منیٰ میں کئے ہدایت آئی، مسجد نبوی میں کئے ہدایت آئی، دنیا کی جس

مسجد میں ،جس گھر میں یہ اعمال ہوں گے اللہ اس گھر کو،اس مسجد کو پورے عالم کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں گے۔

ان چار اعمال کو قربانی کے ساتھ مجاہدہ اٹھا کر کریں گے تو ان سے صفات پیدا ہو نگی یعنی یقین، اخلاص، احسان، وعدوں وعیدوں کا یقین، اعمال کی رغبت، امت کا درد و غم۔

والَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وإنَّ اللّٰهَ لَمَعَ المُحْسِنِينَ۔ ترجمہ: اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سمجھا دینگے ان کو اپنی راہیں۔ اور بیشک اللہ ساتھ ہے نیکی والوں کے۔

یعنی جو لوگ اللہ کے واسطے محنت اٹھاتے اور سختیاں جھیلتے ہیں اور طرح طرح کے مجاہدات میں سرگرم رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو ایک خاص نور بصیرت عطا فرماتا اور اپنے قرب ورضا یا جنت کی راہیں سمجھاتا ہے۔ جوں جوں وہ ریاضات و مجاہدات میں ترقی کرتے ہیں اسی قدر ان کی معرفت وانکشاف کا درجہ بلند ہوتا جاتا ہے اور وہ باتیں سوجھنے لگتی ہیں کہ دوسروں کو ان کا احساس تک نہیں ہوتا۔ (تفسیر عثمانی)

٦ نمبر

١۔ کلمہ کا مقصد یقینوں کی تبدیلی

٢۔ نماز کا مقصد پورے دین پر چلنے کی استعداد پیدا ہو جائے

۳۔ علم کا مقصد فضائل کا علم مراد ہے یعنی وعدوں وعید کا یقین جس سے نیکی کی رغبت گناہوں کی نفرت آجائے اور دین کو سیکھ سیکھ کر پوچھ پوچھ کر کرنے والے بن جائیں۔

ذکر کا مقصد جس وقت میں جو اللہ کا حکم ہے اسے اللہ کے دھیان اور عظمت سے کیا جائے۔

۴۔ اکرام مسلم کا مقصد حقوق کی ادائگی۔

تصیح نیت: نیتوں کو صحیح کرنے کی کوشش کرنا تاکہ وجہ عمل خواہش نہ ہو حکم ہو۔

دعوت: خود داعی بننا ہر ایک کو داعی بنانا۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت اور اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

اور انبیاء علیہ السلام کو عبادت اور دعوت کے لیے اور انبیاء کرام علیہ السلام دوسروں کو عبادت پر لائے دعوت کے ذریعے سے چوں کہ نبی تھے۔

اور حضور ﷺ کے ذمہ عبادت تھی چوں کہ اعلیٰ درجے کے انسان تھے، اور دوسری ذمہ داری دعوت تھی اور دوسروں کو عبادت، دعوت دونوں پر لائے۔

اب ہمارے ذمہ کیا ہے ہم کیوں پیدا ہوئے؟ انسان ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ عبادت ہے، چوں کہ ہم امتی ہیں ہمارے ذمہ دعوت ہے اور ہر امتی کو عبادت دعوت پر لانا حضور ﷺ کی اتباع میں ہمارا کام ہے۔

خلاصہ حضور ﷺ کے زمانے میں ہر گھر میں یہ اعمال صفات کے ساتھ تھے جس کی وجہ سے پورامدینہ اور مسجد نبوی ساری دنیامیں ہدایت کے پھیلنے کاذریعہ بنا۔

اس وقت بھی یہ چاہ رہے ہیں کہ ہر گھر میں یہ اعمال صفات کے ساتھ ہوں اور عمل سنت کے مطابق ہو راتوں کو رونے کے ساتھ تو اللہ ہر گھر کو ہدایت کاذریعہ بنائیں گے۔

چاراعمال ہر گھر میں ضروری ہیں اور پانچواں مستورات اپنے شوہر کو اور بچوں کو خدا کی راہ میں نکلنے کی ترغیب دیں۔ مولانازین العابدین رحمۃاللہ نے فرمایاچھٹا گھر میں مشورہ ہو جیسے مسجد میں ہوتا ہے۔ ساتواں معاشرہ حضور ﷺ والا ہو یعنی گھر میں داخل ہوتے ہی یہود و نصاریٰ کا گھر یاد نہ آئے بلکہ حضور ﷺ اور صحابہ کا گھر یاد آجائے۔

اب بتاؤ کون کون تیار ہے اپنی ترتیب زندگی کو حضور ﷺ کی ترتیب زندگی پر لانے کیلیئے۔
مولانا یوسفؒ نے فرمایا: تم اپنی ترتیب زندگی کو بدلو اللہ ترتیب عالم کو بدلے گا۔